فقہ القرآن

وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ ھو اجتبٰکم .... الخ (الحج ۷۸)

اور سر توڑ کوشش کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جس طرح کوشش کرنے کا حق ہے

اس نے چن لیا ہے تمہیں (حق کی پاسبانی اور اشاعت کے لئے)

یعنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اس طرح جہاد کرو جس طرح جہاد کرنے کا حق ہے۔ علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ دشمن کا مقابلہ کرنے میں اپنی ہر امکانی قوت صرف کردینے کو جہاد اور مجاہدہ کہتے ہیں..... گویا دشمن کے مقابلہ میں سر دھڑ کی بازی لگادینا لفظِ جہاد کے مفہوم میں داخل ہے۔ امکانی وسائل مہیا کرنے میں جنگی تدابیر میں صبر واستقامت کا مظاہرہ کرنے میں اگر کسی قسم کی غفلت برتی جائے گی تو گویا ایسی ادھوری کوشش کو قرآنی اصطلاح میں جہاد کا نام دینا زیادتی ہوگی۔ یہ ساری تگ ودو، یہ عدیم النظیر جانثاری اور فدائیت، یہ بے مثال صبر واستقامت کسی ذاتی یا دنیوی مقصد کی تکمیل کے لئے نہ ہو بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے ہونا چاہئے۔ یہ ہی وہ خصوصیت ہے جس کے باعث امت مسلمہ کی جنگ دوسری قوموں کی جنگوں سے غایت اور مقصد کے اعتبار سے بالکل ممتاز ہو جاتی ہے۔ خود مسلمان بھی اگر اس مقصد کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے آمادۂ پیکار ہونگے تو اسے قرآنی اصطلاح میں جہاد نہیں کہا جائے گا۔

حق جہادہ کا مطلب یہ ہے کہ جہاد کرو تو پھر اس کا حق ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کے لئے خون کے دریا بہتے ہیں تو انہیں خوب بہنے دو، اگر کشتوں کے پشتے لگ رہے ہیں تو ذرا پروا نہ کرو، رنگ رنگیلی جوانیاں قربان ہو رہی ہیں تو انہیں بلا تامل قربان ہونے دو جب تے تمہاری جان میں جان ہے اسلام کا پرچم سرنگوں نہ ہونے پائے۔ حضرت جعفر کی طرح ایک ہاتھ اگر کٹ گیا ہے تو جھٹ دوسرے ہاتھ میں جھنڈا تھام لو اور اگر دوسرا بازو بھی کٹ گیا ہے تو اپنے دانتوں سے پکڑ لو، تمہارا جسم اگر تیر وسناں کے چرکوں سے چھلنی ہو گیا ہے تو کیا ہوا اسلام کی عظمت وناموس کو اگر تم نے اپنی جان دے کر بچالیا تو تم سے زیادہ سرخرو اور کون ہو گا.....

تمہیں کیوں اس دینِ حق کے لئے سربکف اور کفن بدوش ہو کر باطل سے ٹکرانے کا حکم

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ : امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

دیا جا رہا ہے ؟ بڑے محبت بھرے اور کریمانہ انداز میں اس کی وجہ بیان فرمادی کہ اقوامِ عالم کی بھری انجمن سے اے غلامانِ مصطفیٰ علیہ قدرت کی نگاہ نے تمہیں چنا ہے۔ حق کی پاسبانی کا فخر تمہیں بخشا ہے، مکارمِ اخلاق کی تکمیل کی خدمت تمہیں سونپی ہے۔ اس صحیفہ رشد و ہدایت کا امین تمہیں بنایا گیا ہے۔ غور کرو تم پر کتنا کرم فرمایا ہے اس کریم نے تمہیں کتنا بڑا اعزاز بخشا ہے اس عزیز و قدیر نے۔

اب اگر تم نے اس دین کی نشر و اشاعت کا فریضہ ادا کرنے میں کوتاہی کی اور ان رکاوٹوں کو نہ ہٹایا جو اس کا راستہ روک کے کھڑی ہیں اگر تم نے ان حجابات کو تار تار نہ کیا جو اس کی روشنی کو پھیلنے نہیں دیتے تو پھر تم سے بڑھ کر احسان فراموش کوئی نہیں ہوگا۔

(ضیاء القرآن از پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ)

جہاد

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر

لیکن جنابِ شیخ کو معلوم کیا نہیں؟
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سود بے اثر

تیغ و تفنگ دستِ مسلماں میں ہے کہاں؟
ہو بھی تو دل ہیں موت کی لذت سے بے خبر

کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اسے کہ مسلماں کی موت مر

تعلیم اس کو چاہئے ترکِ جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجۂ خونیں سے ہو خطر

باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر

ہم پوچھتے ہیں شیخِ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر

حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ یورپ سے درگزر؟

رب العزت پاکستان اور عالمِ اسلام کو استحکام و عزت عطا فرما (آمین)

New Tech Bearings Faisalabad

SKF Authorised Dealer